ہے تو صبح و دوپہر کی فکر دامن گیر ہوتی ہے اور اسی آدھ موئی حالت میں نیند کی وادی میں کھو جاتا ہے۔ اور سرمایہ دار جب نیند کی آغوش میں بدمستیاں کر رہا ہوتا ہے تو وہ اٹھ بیٹھتا ہے اور تلاشِ معاش میں کمر بستہ ہو جاتا ہے۔......... عمر یونہی تمام ہوتی ہے! وقت سے پہلے ہی اس معاشی کارکن کا چہرہ جھرّیوں میں "ملوث" ہو جاتا ہے، جسم گھل جاتا ہے، روح مضمحل ہو جاتی ہے، اعتقادات متاثر ہو جاتے ہیں اور اعمال میں کوتاہیاں ہونے لگتی ہیں۔

موجودہ حکومت کا رویہ اس سفاک جاگیردار والا ہے جو اپنے علاقے میں بسنے والوں کو ہلاکت اور قلاشی کے کنوئیں سے باہر نہیں نکلنے دیتا کہ کہیں وہ بیرونی دنیا میں جھانکنے کے بعد سوچنے بھی لگے۔ عوام کی بدلتی ہوئی سوچ جاگیردار کی موت ہے۔ پیپلز پارٹی بنیادی طور پر جاگیرداروں کی لونڈی ہے اور جاگیردار اس ملک کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہتا ہے جو وہ اپنی لونڈیا سے کرتا ہے۔ وہ اس ملک کے عوام کو باہر جھانکنے نہیں دے گا، سوچنے نہیں دے گا، بولنے نہیں دے گا۔ کیونکہ دیکھنا، سوچنا، بولنا اور اپنی ماں بولی میں کچھ کہنا تبھی ممکن ہے جب پیٹ میں کچھ ہو گا۔ شکم کا ایندھن مہیا کرنے سے فرصت ہو گی تو سوچ کے فارغ لمحات ملیں گے۔

ملے فرصت تو رونے سے کسی دم
ستاروں کی حسیں چھاؤں میں سو لیں

مدارسِ دینیہ اور جابر وزیرِ داخلہ

گزشتہ دنوں وزیر داخلہ نے پھر گھٹی سے قے کی اور دہن والوں کے سفید دامن کو داغدار کرنے کی کوشش کی۔ وزیر داخلہ نے نہ جانے کس ماحول میں پرورش پائی ہے، جو انہیں ایسی متعفن اُبکائی آئی ہے کہ سارا ملک اس بدبو کے بھبکے سے سراسیمہ ہو گیا ہے۔ وزیر داخلہ ہوش کے ناخن لیں اور ماسٹر تارا سنگھ والی بڑھکیں نہ ماریں بلکہ سردار عبدالرّب نشتر جیسی باتیں کریں۔ اصلاح کریں، فساد برپا نہ کریں۔ انکا منفی رویہ نفرتیں، کدورتیں اور حقارتیں ابھارتا ہے۔ شریفانہ لب و لہجہ اختیار کریں اور پاکستان کی جس ایجنسی نے انہیں یہ ناپاک معلومات فراہم کی ہیں کہ "مدارسِ عربیہ دہشت گردوں کے اڈے ہیں"، اس ایجنسی کے ذمہ داروں کو ساتھ لیکر پاکستان میں چالیس ہزار مدارس کا دورہ کریں اور دہشت گردوں کو گرفتار کریں یا نشاندھی کریں...... گورنشتر نہ "ہانکیں۔"

سیاست کا بھوکا کون؟

بے نظیر زرداری نے نشۂ اقتدار میں چُور ہو کر اپنے سیاسی مخالفین کو عموماً اور نواز شریف کو خصوصاً اقتدار کا بھوکا کہا ہے۔ وہ اپنا ماضی بھول گئیں کہ اس اقتدار کی بھوک مٹانے کے لئے انہوں نے کس کس در پہ جبہ سائی نہیں کی اور اب بقاءِ اقتدار کے لئے وہ کس کس سے سودے نہیں کر رہی؟ امریکہ، فرانس، برطانیہ....... "کیھڑی گلی جتھے بھابو نئیں کھلی"۔ برسرِ اقتدار طبقہ جب بھی معزولِ اقتدار ہو گا، اقتدار کی باتیں کرے گا۔ اسے تو خواب بھی اقتداری اور استوں زینوں کے آئیں گے اور خوابوں میں وہ بیسیوں مرتبہ اقتدار پر براجمان ہوتا ہو گا۔ یہی حال عنقریب بے نظیر کا ہونے والا ہے۔

ہے کوئی نظر والا؟